

لَجْنَةُ الْعُلَمَاءِ لِلْإِفْتَاءِ



تاریخ: [۲۸/۰۱/۲۰۲۰]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فتویٰ نمبر: [۳۱]

سوال

کیا سٹاک ایکسچینج میں پیسے لگانا جائز ہے!؟

جواب

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده!

سٹاک مارکیٹ / ایکسچینج میں جو انٹ سٹاک کمپنی (Joint Stock Company) کے حصص (Shares) کی تجارت ہوتی ہے۔ پہلے اس کے طریقہ کار اور بنیادی اصطلاحات کو سمجھ لیں، تاکہ مسئلہ سمجھنے میں آسانی رہے۔

○ جو انٹ سٹاک کمپنی: (Joint Stock Company) چند افراد کامل جل کر مضاربت یا مشارکت کے اصولوں کے مطابق کاروبار کرنا تو قدیم زمانہ سے ہی مروج ہے۔ دین اسلام نے اس مضاربت کے کاروبار کو کچھ اصولوں اور ضابطوں کا پابند کر کے اسے برقرار رکھا۔ سترہویں صدی عیسوی میں اسی سے ملتی جلتی ایک نئی صورت سامنے لائی گئی جسے جو انٹ سٹاک کمپنی (Joint Stock Company) کا نام دیا گیا۔ یورپ میں صنعتی انقلاب کے دوران بڑے بڑے کارخانے قائم کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چونکہ ہر جگہ ایک ہی آدمی یا چند افراد مل کر اتنا سرمایہ فراہم نہیں کر سکتے تھے، سو یہ طے پایا کہ کسی بھی کارخانے کے تمام تر اجزاء کو چھوٹی چھوٹی اکائیوں میں تقسیم کر کے اسے عوام میں پیش کر دیا جائے، تاکہ لوگوں کو انہیں خرید کر اس کاروبار میں شراکت کا موقع مل سکے اور بڑے بڑے کارخانے چلانے کے لیے سرمایہ بھی میسر آسکے۔ چنانچہ اس طرح یہ جو انٹ سٹاک کمپنیاں معرض وجود میں آئیں۔ ان کمپنیوں کو حکومت کی طرف سے اجازت لینا ہوتی ہے اور پھر حکومتی نگرانی میں یہ کام کرتی ہیں۔ دیگر ممالک کی طرح پاکستان میں بھی کارپوریٹ لاء اتھارٹی (Corporate Law)

لَجْنَةُ الْعُلَمَاءِ لِلْإِفْتَاءِ



(Authority) کے نام سے ایک ادارہ قائم ہے جو ایسی کمپنیوں کی تشکیل اور کنٹرول کا کام کرتا ہے۔ اس طرز شراکت کی معروف طریقہ مضاربت سے جہاں مشابہت ہے وہیں کچھ اختلاف بھی ہے۔ مثلاً:

۱- مضاربت میں افراد کی موجودگی اور شراکت ایک دوسرے پر واضح ہوتی ہے۔ جبکہ کمپنی میں شرکا کی کثرت اور آئے روز تبدیلی کی بنا پر یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کاروبار میں کون کون شریک ہے۔

۲- مضاربت میں بوقت ضرورت مضارب کو اپنا حصہ واپس لینے کی گنجائش ہوتی ہے۔ جبکہ کمپنی میں ایسا ممکن نہیں ہاں کمپنی ہر مضارب کو اپنا حصہ فروخت کر کے قیمت حاصل کرنے کی اجازت دیتی ہے۔

۳- مضاربت میں شرکا کو براہ راست کاروبار یا اثاثہ جات میں تصرف کا اختیار ہوتا ہے۔ جبکہ کمپنی میں صرف اس شخص کو تصرف کا اختیار ہوتا ہے جسکے پاس نصف سے زائد حصص ہوں۔ باقی شرکا میں سے کسی کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ میری رقم کے عوض کمپنی میں کیا چیز موجود ہے۔ حتیٰ کہ پینتالیس فیصد حصص رکھنے والا بھی کمپنی کے کسی "خاص" ذرہ کا مالک تصور نہیں ہوتا! وہ بوقت ضرورت اپنے حصص فروخت کر کے رقم تو وصول کر سکتا ہے، کمپنی کی اشیاء میں کوئی ایک بھی چیز لے کر مضاربت سے الگ نہیں ہو سکتا۔

○ سٹاک مارکیٹ / ایکسچینج: ایسی کمپنیوں میں چونکہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں لوگ شامل ہوتے ہیں اس لیے کسی بھی وقت کسی بھی شریک کو اپنی شراکت ختم کرنے یا کسی نئے فرد کو کمپنی کی شراکت اختیار کرنے کی ضرورت رہتی ہے۔ جبکہ کمپنی کے لیے ہر وقت ایسے لوگوں سے حساب کتاب کرتے رہنا ممکن نہیں ہوتا لہذا کمپنی اپنے کاروبار کی تمام تر تفصیلات ایک بازار میں مہیا کرتی ہے۔ ان تفصیلات کو کمپنی کا پراسپیکٹس اور اس بازار کو اسٹاک ایکسچینج (Stock Exchange) یا سٹاک مارکیٹ (Stock Market) کہا جاتا ہے۔ سٹاک ایکسچینج ایک پرائیویٹ ادارہ ہوتا ہے جو حکومت کی اجازت کے ساتھ ایسی کمپنیوں کے حصص کی خرید و فروخت کا اہتمام کرتا ہے جو قابل اعتماد ہوتی ہیں انہیں لسٹڈ کمپنیاں



لَجْنَةُ الْعُلَمَاءِ لِلْإِفْتَاءِ

(Listed Companies) کہا جاتا ہے۔ اور جن کمپنیوں کے حصص کی ذمہ داری سٹاک ایکسچینج قبول نہیں کرتا انہیں ان لسٹڈ کمپنیاں (Unlisted Companies) کہا جاتا ہے۔ یہ کمپنیاں دیگر ذرائع سے اپنے حصص فروخت کرتی ہیں۔

○ **شیرز (Shares):** شیرز کو اردو میں حصص کہتے ہیں۔ یہ شیر یعنی حصہ کی جمع ہے۔ عربی زبان میں اسکے لیے اَسْهُم کا لفظ استعمال ہوتا ہے جو کہ سہم کی جمع ہے۔ شیرز یا حصص دراصل کسی بڑے کاروباری ادارہ کی کل مالیت کے چھوٹے چھوٹے اجزاء کو کہا جاتا ہے۔ بالفاظ دیگر جو کاروبار جتنے سرمائے سے چل رہا ہے اس تمام تر سرمائے کو اکائیوں پر تقسیم کیا جاتا ہے اور ان میں سے ہر اکائی ایک حصہ یا شیر کہلاتی ہے۔ مثلاً ایک کاروبار ایک کروڑ روپے سے چل رہا ہے تو اسکی کل اکائیاں ایک کروڑ بنتی ہیں، تو یہ ایک کروڑ اس کاروبار کے حصص ہیں، جو کہ ایک روپیہ فی حصہ کے حساب سے ہیں۔ اور اگر اس کاروبار کے ایک حصہ کی قیمت ایک روپے کے بجائے دس روپے مقرر کی جائے تو اسکے کل حصص دس لاکھ بنیں گے، اور ہر حصہ دس روپے کا ہوگا۔

○ **شیر سرٹیفکیٹ:** جو شخص کسی کمپنی کے حصص خریدتا ہے اسے شیر ہولڈر کہا جاتا ہے۔ اور کمپنی اس خریدار کو بطور ثبوت جو رسید مہیا کرتی ہے اسے شیر سرٹیفکیٹ کہتے ہیں۔ ان شیر سرٹیفکیٹس کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔

۱- رجسٹرڈ شیر (Registered Share): رجسٹرڈ شیر وہ سرٹیفکیٹ ہے جس پر شیر ہولڈر کا نام درج ہوتا ہے کہ فلاں شخص اس شیر کا مالک ہے۔

۲- بیئر شیر (Bearer Shares): بیئر شیر وہ سرٹیفکیٹ ہے کہ جس پر شیر ہولڈر کا نام درج نہیں ہوتا، جس کے پاس وہ سرٹیفکیٹ ہو وہی اسکا مالک سمجھا جاتا ہے۔



لَجْنَةُ الْعُلَمَاءِ لِلْإِفْتَاءِ

○ حصص کی اقسام: ۱- ابتدائی حصص: کسی کمپنی کی تشکیل سے پہلے ایک ابتدائی تخمینہ تیار کیا جاتا ہے۔ اسے فزیبلٹی رپورٹ (Fusibility Report) کہتے ہیں۔ اسی طرح کمپنی کا اجتماعی ڈھانچہ (Memorandum) تیار کیا جاتا ہے۔ اور کمپنی کے قواعد و ضوابط (Articles of Association) طے کیے جاتے ہیں۔ پھر حکومتی ادارہ کارپوریٹ لاء اتھارٹی) کے سامنے ان چیزوں کو پیش کر کے اجازت نامہ حاصل کیا جاتا ہے۔ اور کمپنی اگر دیگر لوگوں کو اپنے ساتھ شریک کرنا چاہے تو وہ ان امور سے انہیں مطلع کرنے کے لیے تعارفی تحریر (Prospectus) جاری کرتی ہے۔ اس تحریر کے مطابق اگر کمپنی کے اثاثہ جات کی مالیت مثلاً ایک لاکھ روپے ہے تو وہ ایک لاکھ کے حصص جاری کرتی ہے۔ اور لوگ حسب حیثیت حصص خرید کر کمپنی کے شراکت دار بن جاتے ہیں۔ اس طرح جمع شدہ نقدی سرمایہ کو سیال سرمایہ (Liquid Asset) کہا جاتا ہے اور جب اس سے مشینری، خام مال وغیرہ خرید لیا جائے تو اسے منجمد سرمایہ (Fixed Asset) کہتے ہیں۔ اسکے علاوہ سرمایہ کی ایک صورت غیر مادی اثاثوں (Intangible Asset) کی بھی ہے جیسے گڈول (Good Will) وغیرہ۔

۲- دورانی حصص: اس سے مراد وہ حصص ہیں جو پہلے سے چلتی ہوئی کمپنی یا کاروباری ادارے کے ہوتے ہیں۔ اور کمپنی کسی ضرورت کے تحت انہیں فروخت کرتی ہے۔ اس صورت میں اثاثہ جات منجمد سرمایہ (Fixed Asset) یا غیر مادی اثاثوں (Intangible Asset) مثلاً گڈول (Good Will) وغیرہ کی صورت میں ہوتے ہیں۔

۳- ترجیحی حصص: (Preference Share) یہ حصص عام حصص (Ordinary Shares) سے مختلف ہوتے ہیں۔ ان حصص کے خریدار کو عام شیئر ہولڈرز پر ترجیح دی جاتی ہے۔ اور اس ترجیح کی



لَجْنَةُ الْعُلَمَاءِ لِلْإِفْتَاءِ

مختلف صورتیں ہیں مثلاً نفع و نقصان کی بجائے صرف نفع میں شراکت، کمپنی کے سالانہ اجلاس میں ووٹ دینے یا اپنی رائے منوانے میں ترجیح، ان حصص کا نفع عام شیئرز کی نسبت زیادہ، وغیرہ۔

○ سٹاک ایکسچینج اور دلالی: سٹاک ایکسچینج میں حصص کی خرید و فروخت کا کام بہت زیادہ گنجلک ہوتا ہے۔ اس لیے کمپنیاں نقصان سے بچنے کی خاطر اس فن کے ماہرین کو اپنا نمائندہ بناتی ہیں اور انہیں ممبر شپ سرٹیفیکیٹ جاری کرتی ہیں۔ سٹاک ایکسچینج کے یہ ممبر ان جہاں اپنے لیے حصص خریدتے اور بیچتے ہیں، وہاں بحیثیت دلال (Broker) دوسروں کے لیے بھی کمیشن پر شیئرز کی خرید و فروخت کرتے ہیں۔ یہ دلال درج ذیل صورتوں کے مطابق سودے بازی کرتے ہیں:

۱- مارکیٹ آرڈر (Market Order): یعنی دلال کو یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں کمپنی کے شیئرز مارکیٹ ریٹ پر خرید دو۔

۲- لمیٹڈ آرڈر (Limited Order): دلال کو ایک قیمت بتائی جاتی ہے کہ فلاں کمپنی کے حصص جب ممکن ہوں تو اس ریٹ میں خرید دو۔

۳- سٹاپ آرڈر (Stop Order): دلال کو کہا جاتا ہے کہ اگر حصص کی قیمت فلاں نرخ سے گرنے لگے تو فروخت کر دو۔

۴- شارٹ سیل آرڈر (Short Sale Order): دلال ایسے حصص بیچتا ہے جو اسکی ملکیت میں موجود نہیں ہوتے۔ البتہ اسے قوی امید ہوتی ہے کہ سودا ہو جانے کے بعد یہ حصص خرید کر دے دوں گا اور اپنا کمیشن وصول کر لوں گا۔

○ حصص کے خریدار: شیئرز خریدنے والے (Share Holder) بنیادی طور پر دو طرح کے ہوتے ہیں:



لَجْنَةُ الْعُلَمَاءِ لِلْإِفْتَاءِ

۱- نفع نقصان کی بنیاد پر شرکت کرنے والے: یہ لوگ شیئرز خرید کر کمپنی کے حصہ دار بن جاتے ہیں اور مضاربت کی بنیاد پر کمپنی کے سالانہ نفع یا نقصان میں حصہ دار بنتے ہیں۔

۲- شیئرز کو مال تجارت سمجھ کر خریدنے والے: یہ لوگ کسی کمپنی کے شیئرز خرید لیتے ہیں اور جب ان پر مناسب نفع ملے تو انہیں فروخت کر دیتے ہیں۔ یعنی اس صورت میں شیئرز بذات خود مال تجارت سمجھے جاتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ سٹاک مارکیٹ پر نظر رکھتے ہیں اور مختلف کمپنیوں کے اتار چڑھاؤ پر اندازے لگاتے رہتے ہیں جب انہیں کسی کمپنی کے حصص کی قیمتیں بڑھتی ہوئی نظر آئیں تو وہ سستے داموں انہیں خرید لیتے ہیں اور پھر قیمتیں بڑھنے پر فروخت کر دیتے ہیں۔ اس صورت میں شیئرز کی قیمت بڑھنے سے جو نفع حاصل ہوتا ہے اسے کیپٹل گین (Capital Gain) کہا جاتا ہے۔ اور سٹاک مارکیٹ میں زیادہ تر خریدار اسی قسم سے تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں۔ پہلی قسم کے خریدار آٹے میں نمک بھی نہیں۔

○ سٹاک مارکیٹ میں کاروبار کا حکم؟

سٹاک مارکیٹ / سٹاک ایکسچینج کے بارہ میں درج بالا بنیادی باتیں سمجھنے کے بعد شرعی طور پر اسکی حرمت کا پہلو کافی حد تک واضح ہو جاتا ہے۔ کیونکہ

- تمام تر لسٹڈ کمپنیاں سود میں ملوث ہوتی ہیں، خواہ وہ براہ راست سودی کاروبار کر رہی ہوں، یا بالواسطہ مثلاً بینک اکاؤنٹس وغیرہ کے ذریعہ سودی معاملات میں دخیل اور معاون ہوں۔ اور سود کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔
- اس کاروبار میں ایک اور بڑی قباحت ہے: "بیع مالایمکک" یعنی ایسی چیز کی تجارت جسکا انسان مالک نہیں۔ اور اسلام نے اسے بھی حرام قرار دیا ہے۔



لَجْنَةُ الْعُلَمَاءِ لِلْإِفْتَاءِ

■ اسی طرح اس مارکیٹ میں "اصل مال کے بجائے رسیدوں کی بیع" ہوتی ہے۔ اور مارکیٹ میں موجود دلال انہیں رسیدوں کی قیمتیں اپنے خاص مقاصد کی خاطر بڑھاتے اور کم کرتے رہتے ہیں۔ جبکہ کمپنی کے اثاثہ جات میں حقیقی اضافہ اور کمی کا تناسب کچھ اور ہوتا ہے۔ طلب و رسد کی بنیاد پر اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ یا کمی ایک فطری عمل ہے۔ لیکن یہاں ایک کمپنی اپنے ادارہ کے پچاس فیصد حصہ کے مثلاً ایک لاکھ حصص بناتی ہے جن میں سے ایک حصہ مثلاً ۱۰۰ روپے کا ہے۔ تو وہی حصص جنکی مالیت سولاکھ روپے ہے دلالوں کی کرم فرمائی سے بہت مہنگے ہو جاتے ہیں۔ ابتدائی طور پر ایک حصہ ۱۰۰ روپے کا تھا، لیکن آخر تک پہنچتے پہنچتے وہی ایک حصہ ۲۰۰ روپے کا ہو جاتا ہے۔ یہاں یہ بات سمجھنے والی ہے کہ ان حصص کی قیمتوں میں اس طرح اضافہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ ابتداء میں جس نے ۱۰۰ روپے میں ایک شیئر خریدا اور آخر میں جس نے ۲۰۰ روپے میں ایک شیئر خریدا وہ دونوں کمپنی کے نفع یا نقصان میں برابر حصہ دار بنتے ہیں۔ جبکہ اگر ایک شیئر کے پیچھے کمپنی میں جو اثاثہ ہے اسکے بڑھنے کی بناء پر حصص کی قیمتوں میں اضافہ ہو تو زیادہ رقم لگانے والا زیادہ نفع کا حقدار ہوتا ہے۔ اور اگر حصص جن اثاثہ جات کی بنیاد پر بنائے گئے ہیں ان کی قیمت میں اضافہ ہو جائے تو تب شیئر مہنگے ہو جاتے ہیں۔ لیکن کمپنی کی ملکیت میں موجود اثاثہ جات میں سوائے قطعہ ارضی باقی تمام تر اشیاء دن گزرتے اپنی قیمتیں کم کرتی جاتی ہیں، کیونکہ بلڈنگ، اور مشینری وغیرہ جیسے جیسے استعمال ہوتی جائے اور پرانی ہوتی جائے اسکی قیمت میں کمی واقع ہوتی ہے۔ لیکن یہاں تو انکی قیمتوں میں بھی شیئرز کی صورت مسلسل اضافہ ہی ہوتا رہتا ہے، جو کہ صریح دھوکہ دہی ہے۔ جسے اسلام نے حرام قرار دیا ہے۔

■ غرر اور دھوکہ دہی کے اور بھی کئی انداز ہیں جو سٹاک مارکیٹ میں رائج ہیں۔ تمہیدی سطور کو بغور پڑھنے سے جن کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اس مارکیٹ میں شیئرز کے حصص کو بڑھانے میں جس



لجنة العلماء للإفتاء

چیز کو دلیل بنایا جاتا ہے وہ ہے "گڈول"۔ اور یہ ایک ایسی چیز ہے جس کا خارج میں کوئی وجود نہیں ہے۔ اسی طرح شیئرز کی ایک قسم جنہیں ترجیحی حصص (Preference Share) کہا جاتا ہے یہ بھی واضح ظلم ہے۔

مفتیان کرام

فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبدالستار حماد حفظہ اللہ (رئیس اللجنة) فضیلۃ الشیخ عبدالحکیم بلال حفظہ اللہ



فضیلۃ الدکتور عبدالرحمن یوسف مدنی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ



فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ

فضیلۃ الدکتور حافظ محمد اسحاق زاہد حفظہ اللہ